

”بس یہ حکم دیتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)
(۲) قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ (آل
عمران: ۴۷)

”فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب، کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ
فورا ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)
”جواب ملا، ”ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس
کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے“ (سید مودودی)

”بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)
(۳) إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَنْزِلَ بِهِ أَن نَنْزِلَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ (النحل: ۴۰)
”جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے“ (احمد رضا خان)
(رہا اس کا امکان تو) ہمیں کسی چیز کو وجود میں لانے کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا نہیں ہوتا کہ اسے حکم
دیں ”ہو جا“ اور بس وہ ہو جاتی ہے۔ (سید مودودی)
”تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۴) مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔
(مریم: ۳۵)

”اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یوں نہیں کہ اس
سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)
”اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا ہونا لائق نہیں، وہ تو بالکل پاک ذات ہے، وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے
کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتا ہے“ (فتح محمد جالندھری)
”تو وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۵) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ (یس: ۸۲)
”وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرمادینا (کافی ہے) کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے“ (محمد
جو ناگڑھی)

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ (احمد رضا خان)
”وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے“
(سید مودودی)

اس آخر الذکر ترجمہ میں ایک اور خامی ہے، وہ یہ انما امرہ کا ترجمہ کیا ہے ”اس کا کام بس یہ ہے“ یہ ترجمہ لفظ کے لحاظ سے بھی اور شان خداوندی کے لحاظ سے بھی مناسب نہیں ہے، اس کے بجائے ہونا چاہئے ”اسے بس یہ حکم دینا ہوتا ہے“

”تو وہ ہونے لگتی ہے، یا ہو رہی ہوتی ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۶) وَبُنُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. (غافر: ۶۸)
 ”وہی ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جیسی وہ ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)

”وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ڈالتا ہے، پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے“ (محمد جو ناگڑھی)

”تو وہ ہونے لگتا ہے، یا ہو رہا ہوتا ہے“ (امانت اللہ اصلاحی)

(۷) إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. (آل عمران: ۵۹)

”عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے“ (احمد رضا خان)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا! پس وہ ہو گیا!“ (محمد جو ناگڑھی)

”عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پھیلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا تو وہ (انسان) ہو گئے“ (فتح محمد جالندھری)

توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہ ماضی کی روداد ہے، اس کے پیش نظر پہلا ترجمہ اس لیے درست نہیں ہے کہ ماضی میں ہونے کا لحاظ نہیں کیا گیا اور جو ترجمہ ہر جگہ کیا وہی یہاں بھی کر دیا۔ موخر الذکر دونوں ترجمے واضح طور سے فیکون کے بجائے فکان کے ہیں۔ مولانا امانت اللہ اصلاحی حسب ذیل ترجمہ کرتے ہیں:

”پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہونے لگا، یا ہو رہا تھا“

(۸) وَبُنُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ. (الانعام: ۷۳)

”اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے اور جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی“ (احمد رضا خان)

”وہی ہے جس نے آسمان و زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا کہ حشر ہو جائے اسی دن وہ ہو

جائے گا۔ (سید مودودی)

یہ آیت زمانہ مستقبل سے تعلق رکھتی ہے، اس کا ترجمہ مولانا امانت اللہ اصلاحی حسب ذیل کرتے ہیں:
”اور جس دن وہ کہے گا ہو جا تو وہ ہونے لگے گا، یا ہو رہا ہوگا“ (امانت اللہ اصلاحی)
مفسرین کا عام طور سے خیال یہ ہے کہ کن فیکون کی تعبیر یہ بتانے کے لئے آئی ہے کہ اللہ جسے ہونے کا حکم دیتا ہے وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ جب کہ فیکون کا انتخاب یہ بتاتا ہے کہ اس تعبیر کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی چیز کے ہونے کے لئے اللہ کا حکم دینا کافی ہوتا ہے۔

نئی زمینوں کی تلاش

(فلسفہ سائنس، سماجیات اور چارلس پرس کے مقالات کا انتخاب)

اردو ترجمہ: عاصم بخشی

حصہ اول: جدید طبعی سائنس کی مابعد الطبیعیاتی بنیادیں ○ طبعی علوم میں ریاضی کی غیر معقول تاثیر ○ سائنس کی، مادیت پسندی سے رہائی ○ مسئلہ شعور کا آنا سامنا ○ سیکولر ثقافت میں خدا پرست فلسفی ○ تعلیم کا خاتمہ: امریکی یونیورسٹی کا انشقاق ○ علم سماجیات: دعوت نامے کی باز طلبی؟

حصہ دوم: ○ چارلس پرس اور اس کی تعریف فلسفہ ○ تہذیب کی تاریخ میں عصر حاضر کا مقام ○ سائنسی فلسفہ: چند توضیحات ○ تنصیب اعتقاد: اعتقادات کا استحکام کیسے ممکن ہے؟ ○ اپنے تصورات کو کیسے واضح کریں؟

صفحات: ۳۴۰۔ قیمت: ۶۵۰ روپے

ناشر: اردو سائنس بورڈ لاہور 99205676, 99205969-042

ناموس رسالت کا مسئلہ اور مغرب

مسلمانوں کا ایمانی جذبہ بالآخر رنگ لایا اور ہالینڈ (نیدر لینڈز) کی حکومت نے گستاخانہ خاکوں کے ان مجوزہ نمائشی مقابلوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا جو دس نومبر کو وہاں کی پارلیمنٹ میں منعقد کرائے جانے والے تھے۔ نیدر لینڈز پارلیمنٹ کے اپوزیشن لیڈر اور پارٹی فار فریڈم کے سربراہ گرٹ ولدرز (Geert Wilders) کی طرف سے اس مجوزہ نمائش کی منسوخی کی اطلاع سے یہ وقتی مسئلہ تو ختم ہو گیا ہے جس پر اس کے خلاف احتجاجی مہم میں حصہ لینے والے تمام شخصیات، ادارے، حکومتیں اور جماعتیں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مگر اصل مسئلہ ابھی باقی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کو بین الاقوامی سطح پر جرم قرار دلوانے کے لیے قانون سازی ضروری ہے جو ظاہر ہے کہ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی اداروں کے ماحول میں ہی ہوگی اور اس کے لیے اسلامی تعاون تنظیم (آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن) کو اساسی کردار ادا کرنا ہوگا۔

وزیر اعظم عمران خان نے اس موقع پر ایوان بالا میں خطاب کرتے ہوئے گستاخانہ خاکوں کے مقابلوں کو ناقابل برداشت قرار دیا اور معاملہ کو اقوام متحدہ میں اٹھانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں مغربی ذہنیت کو جانتا ہوں، وہاں کے عوام کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی، عوام کی بڑی تعداد کو اندازہ ہی نہیں کہ ہمارے دلوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتنا پیار ہے، انہیں نہیں پتا کہ وہ ہمیں کس قدر تکلیف دیتے ہیں، اور وہ آزادی اظہار کے نام پر اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ دنیا کو بتانا چاہیے کہ جیسے ہولوکاسٹ سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، گستاخانہ خاکوں سے وہ ہمیں اس سے کہیں زیادہ تکلیف دیتے ہیں۔ عمران خان نے کہا کہ اس معاشرے میں فتنہ اور جذبات بھڑکانا بہت آسان ہے، مغرب میں وہ لوگ جو مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں، ان کے لیے یہ بہت آسان بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حکومت میں یہ کوشش کریں گے کہ او آئی سی (آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن) کو اس پر متفق کریں، اس چیز کا بار بار ہونا مجموعی طور پر مسلمانوں کی ناکامی ہے، گستاخانہ خاکوں کے معاملے پر او آئی سی کو متحرک ہونا ہوگا اور اسے اس معاملے میں کوئی پالیسی بنانی چاہیے۔ یہ دنیا کی ناکامی ہے، مغرب میں لوگوں کو اس معاملہ کی حساسیت کا اندازہ نہیں، لہذا مسلم دنیا ایک چیز پر